یقین کا سفر
از قلم اقصیٰ حنان
IG/FB: Novelsclubb
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

یقین کا سفر

از قلم

اقصیٰ خان

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 1

دسمبر کا آغاز ہو چکا تھا اور سردیاں اپنے جلوے دکھا رہی ہیں

شہر کراچی میں سورج غروب ہونے کے بعد ٹھنڈ کے ساتھ ہوا بھی عروج پر ہوتی ہے

زوِش یار جلدی کرو زین بھائی باہر انتظار کر رہے ہیں۔۔۔فاطمہ کی آواز پر وہ پیچھے مڑی تھی

ہاں بس نقاب کر لو پھر چلتے ہیں زوش ایک نظر فاطمہ کو دیکھ کر دوبارہ شیشے میں اپنا نقاب سیٹ کرنے لگی

امی میں جا رہی ہوں جلدی واپس آجاؤں گی۔۔وہ اپنے جوتے پہنتے ہوئے بولی تھی

دیہان سے جانا اور اپنا خیال رکھنا۔۔۔حاجرہ بیگم کی آواز کچن سے آئی تھی زوش باہر نکل چکی تھی

www.novelsclubb.com

چلیں زین بھائی مارکیٹ جانا ہے زوِش گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے بولی

لڑکی تم نے مجھے اپنا ڈرائیور بنا رکھا ہے۔۔۔۔زین نے پیچھے بیٹھی ہوئی زوش کو دیکھ کر کہا

دیکھیں۔ آپ کو پتا ہے حوریہ آپی مصروف تھیں اور ماہنور کی یونیورسٹی میں فنکشن تھا وہ وہاں گئی ہوئی ہے میرے ساتھ جانے والا کوئی نہیں تھا اور بابا اکیلے جانے نہیں دیتے اس لیئے آپ کو بول دیا۔۔۔زوش نے جلدی سے اپنی بات کہی

تمھارے پاس ہر بات کا جواب تیار ہوتا ہے۔۔۔۔زین نے ہنستے ہوئے کہا اور گاڑی اسٹارٹ کر دی

بھائی ایسا کوئی سوال نہیں جس کا جواب زوش کے پاس نہ ہو۔۔۔۔فاطمہ نے ہنستے ہوئے کہا

یہ تو ہے۔۔۔۔زوِش نے فاطمہ کی بات کو ہنستے ہوئے تعریف سمجھ کر قبول کیا

****

کہاں ہیں بھئی میری بیٹیاں...احمد صاحب ابھی دفتر سے واپس آئے تھے پانی پیتے ہوئے پوچھنے لگے

مانو تو یونیورسٹی گئی ہوئی ہے حوریہ کچن میں ہے عائشے اپنے کمرے میں پڑھ رہی ہے اور آپ کی لاڈلی ذین اور فاطمہ کو لے کر مارکیٹ گئی ہے۔۔۔حاجرہ بیگم اپنے شوہر کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولیں

السلام علیکم بابا۔۔۔حوریہ کچن میں سے اپنے ڈوبٹے سے ہاتھ صاف کرتی ہوئی باہر آئی

www.novelsclubb.com

والیکم سلام بیٹے۔۔۔۔احمد صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اپنی بیٹی اور بیوی کے ساتھ باتوں میں مصروف ہوگئے

****

یار زوِش تمھیں کوئی کپڑے پسند کیوں نھیں آ رہے۔۔۔۔۔فاطمہ تھک کر بولی کیونکہ زوِش اُسے دس الگ الگ دکانوں پر گھما چکی تھی کیونکہ زوِش کو کوئی بھی کپڑے پسند نہیں آرہے ہیں۔

زین ان دونوں کو مارکیٹ چھوڑ کر کسی ضروری کام سے گیا تھا اور واپسی میں ان کو پِک کرنے والا تھا

مجھے جیسے کپڑے چاہیے وہ مل ہی نھیں رہے۔۔۔زوش فاطمہ کا ہاتھ پکڑتے اِدھر اُدھر دکانوں کو دیکھتے چلتے ہوئے بول رہی تھی کہ اا یک سائڈ پر کچھ دیکھتے ہوئے پیچھے مڑی تھی کی اچانک کسی وجود سے ٹکرا گئی جس کے ٹکراتے ہی سامنے والے کا موبائل ہاتھ سے گر گیا

ایکسکیوز می! آپ دیکھ کر نھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابھی آدھے الفاظ منہ میں ہی تھے کہ نقاب میں لپٹی وہ آنکھیں دیکھ کر زاویار کو چُپ لگ گئی

ایم سوری میں نے دیکھا نھیں۔۔۔زوش کہتے ہی اُس کا موبائل اٹھانے لگی اور کچھ سوچتے وہ دوبارہ سیدھی ہو گئ۔۔۔میں کیوں سوری کہوں آپ کو بھی دیکھ کر چلنا چاہیے ایسے پبلک پلیس پر موبائل میں دیکھ کر چلیں گے تو یہی ہو گا۔۔۔زوّش اُس شخص کو دیکھ کر سنانے لگی جب کے سامنے کھڑا شخص بنا کسی بات پر دیھان دیئے نقاب میں ہلکی براؤن گھنی پلکوں والی آنکھوں کو مسلسل دیکھ رہا تھا

مشرق کا سارا حسن ترازو کے ایک طرف

اور نقاب میں لپٹی ہوئی اُن کی آنکھیں ایک طرف

اوھیلو میں آپ سے بات کر رہی ہوں۔۔۔زوِش نے زاویار کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے کہا

ہاں کیا سوری۔۔۔زاویار ہوش کی دنیا میں آتے ہوئے گڑ بڑا کر بولا

بات کرنا ہی فضول ہے۔۔۔۔۔زوش کا موڈ خراب ہو چکا تھا کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی جب کے زاویار ابھی بھی اسی کو دیکھ رہا تھا

بھائی چلی گئی وہ۔۔۔۔بُراق نے زمین پر پڑا موبائل اٹھاتے ہوئے کہا چلیں اب ورنہ فوڈ کورٹ میں بیٹھا ہوا مصطفیٰ انتظار کرتے کرتے مر جائے گا۔

زاویار مسکراتے اپنا سر جھٹک کر چلنے لگا

فوڈ کورٹ میں پہنچے ہی مصطفیٰ نے بُراق سے گلے لگ کر سلام کیا اور واپس اپنی کُرسی پر بیٹھ گیا

لو جی آپ کی محبوبہ پھر آپ سے ناراض ہو گئی۔۔۔بُراق نے ہنستے ہوئے اپنے بھائی سے کہا

www.novelsclubb.com

یار ایک تو تُو بیویوں والے نکھرے دکھانے لگ جاتا ہے۔۔۔زاویار کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا

ہاں تو تُو مجھے پچھلے آدھے گھنٹے سے یہاں انتظار کروا رہا ہے۔۔۔ مصطفیٰ نے ناراضگی دکھاتے ہوئے شکوہ کیا

زاویار کچھ کہتا اس سے پہلے بُراق بول اُٹھا۔۔۔ہم تو آرہے تھے کہ بھائی لڑکی سے ٹکرا گئے اور اسے دیکھانے میں ہی بھائی کو اتنا ٹائم لگ گیا

جب کے زاویار کے ساتھ کسی لڑکی کا سُن کر مصطفیٰ اپنی مصنوعی ناراضگی بھولا کر میز پر ہاتھ رکھ کر سیدھا ہوا اور براق سے پوچھنے گا "لڑکی وہ بھی زاویار سلطان کے ساتھ "

ہاں اور میں یقین کے ساتھ کہہ رہا ہوں بھائی نے اس سے پہلے کسی کی آنکھیں اتنے غور سے نہیں دیکھیں ہو گی

www.novelsclubb.com

مصطفٰی یہ بات سن تو رہا تھا لیکن اس کے لیئے اس بات پر یقین کرنا آسان نھیں تھا کہ زاویار کسی لڑکی کو دیکھ سکتا ہے

زاویار کچھ نہ بولا لیکن دماغ میں ابھی بھی وہی براؤن آنکھوں کا تصور تھا۔۔ کیا تھا اُن آنکھوں میں ایسا کہ زاویار اُن کو بنا نظریں جھکائے دیکھ رہا تھا۔

****

بابا آجائیں کھانا لگ چکا ہے۔۔ماہنور نے کھانا میز پر لگاتے ہوئے آواز دی

نھیں میں ذوش کے ساتھ کھاؤ گا تم سب کھالو

باقی سب بنا کچھ بولے کھانا کھانے لگے کیونکہ وہ سب جانتے تھے زوش اکیلے کھانا نھیں کھاتی اسی لئے احمد صاحب زوش کے ساتھ کھانا کھاتے ہیں

احمد صاحب سرکاری افسر ہیں اور وہ احمد صاحب اپنے کمرے میں دفتر کے کچھ ضروری کاغذات دیکھ رہے تھے

www.novelsclubb.com

****

ابھی وہ تینوں باتیں کر رہے تھے کہ زاویار کی نظر سامنے گئی اور پلٹنا بھول گئی جہاں وہ نقاب کیئے کسی چھوٹی بچی کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔۔۔فوڈ کورٹ میں زیادہ لوگ نہ تھے چار پانچ میزوں پر کچھ فیمیلیز بیٹھی ہوئیں تھیں جن میں سب ہی عورتیں تھیں

پکڑ لیا۔۔۔زوِش نے بچی کے گرد بازو پھیلاتے ہوئے کہا اور بچی ہنستے ہوئے اس کے گلے آ لگی۔

زوِش آ جاؤ آئسکریم آ گئی ہے۔۔۔فاطمہ کی آواز سے وہ مڑی تھی

چلو اب میں چلتی ہوں۔۔۔۔بچی نے گلے لگتے ہوئے زوِش کے گال چومے اور اپنی امی کے پاس چلی گئی

زوش،زاویار کے سامنے لگی میز پر بیٹھ گئی

مصطفی اور بُراق کے پیچھے میز پر بیٹھی زوش کا رُخ زاویار کی طرف تھا۔۔۔ مصطفی اور بُراق کھانے کا آڈر دینے کے بعد موبائل پر لگے کچھ دیکھ رہے تھے جبکہ زاویار ابھی بھی زوِش کو دیکھ رہا تھا

زوش نے آئسکریم کھانے کے لئیے نقاب اتارا۔۔۔زاویار بے خود سا اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا گوری رنگت گلابی گال اور ہونٹوں کے کونے پر تِل اس کی خوبصورتی کو مزید نکھار رہا تھا نظریں تھیں کہ پلٹنے کا نام نھیں لے رہی تھیں

بس کر جا کتنا دیکھے گا نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔ مصطفی نے زاویار کے نظروں کے تعاقب میں بیٹھی زوش کو دیکھ کر کہا زاویار نے گڑ بڑا کر ان کو دیکھا۔۔۔

لگتا ہے بھائی کو محبت ہو گئی ہے۔۔۔ براق تنگ کرتے ہوا بولا

چلو اب زیادہ بولو نھیں۔۔۔زاویار نے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا

****

فاطمہ کا موبائل بجنے لگا۔۔۔جی زین بھائی ہم آ گئے

چل زوش بھائی لینے آ گئے۔۔۔وہ دونوں اپنا سامان اٹھا کر باہر کو چلنے لگیں اور زاویار کی نظروں نے دور تک اُن کا پیچھا کیا

ہو گئی دونوں کی شاپنگ۔۔۔دونوں کے گاڑی میں بیٹھتے زین نے پوچھا

ہاں مشکل سے صحیح لیکن ہو گئی اور آپ کو تو پتا ہے زوش کو کوئی بھی چیز کتنی مشکل سے پسند آتی ہے۔۔۔فاطمہ نے تھکنے کے انداز میں کہا

ہاں تو کسی چیز کو اپنے لئے پسند کر رہے ہیں تو ٹائم تو لگتا ہے نہ۔۔۔زوش نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا

پتا نہیں صائم کا کیا ہو گا وہ بے چارہ تو ساری زندگی تمھاری پسند ناپسند کو ہی ڈھونڈتا رہے گا۔۔۔زین کو صائم کی یاد آ گئی جب کہ صائم کا نام سنتے ہی زوش کے دماغ میں ایک سوچ اٹھی کہ کیا سچ میں صائم نے میری پسند کے بارے میں سوچا ہو گا

www.novelsclubb.com

صائم صدیق جو کہ زوش کے مرحوم تایا صدیق شاہ کا بیٹا اور زوش احمد شاہ کا منگیتر ہے جن کی منگنی بچپن میں صدیق شاہ کی خواہش کی وجہ سے طے پائی تھی

****

بابا آجائیں میں آپ کو اپنی شاپنگ دکھاتی ہوں۔۔۔۔زوش اپنا سارا سامان احمد صاحب کے بیڈ پر کھول کے رکھے اُن کو دکھا رہی تھی

ارے ارے لڑکی پہلے کھانا تو کھالو پھر شاپنگ دکھانا ابّو کو انھوں نے تمھاری وجہ سے کھانا نھیں کھایا

امی پہلے شاپنگ تو دیکھنے دیں پھر کھانا کھالیں گے کہنے ساتھ زوش اپنے باقی سامان کھولنے لگی

یہ دیکھیں یہ والا سوٹ میرا ہے اور وہ گرین والا حور آپی کا ہے اور یہ پنک والا مانو کا ہے۔۔۔۔کیسے لگ رہے ہیں روش نے اپنے باپ کو دیکھتے ہوئے پوچھا

بلکل ہماری بیٹی کی طرح پیارے اور ایسا ہو سکتا ہے کہ ہماری بیٹی کچھ پسند کرے اور وہ پیارا نہ ہو۔۔۔احمد صاحب نے اپنی بیس سالہ بیٹی کو پیار کرتے ہوئے کہا

یہ سب آپ کے لاڈ پیار کا نتیجہ ہے آپ نے اسکی عادتیں بگاڑ رکھیں ہیں کیا ضرورت تھی اِن کپڑوں کی اتنے سارے کپڑے ہیں اِسکے پاس ہر شادی یا فنکشن میں اِس کو نیا سوٹ چاہیئے ہوتا ہے۔۔۔حاجرہ بیگم اپنے شوہر کو دیکھتے ہوئے بولیں

کوئی بات نھیں میں یہ سب صرف اپنی بیٹیوں کے لیئے کماتا ہوں۔۔۔احمد صاحب اپنی بیٹیوں کو دیکھتے ہوئے بولے احمد صاحب کی تین بیٹیاں تھیں اور کوئی بیٹا نہ تھا بڑی بیٹی حور یہ جو کے فیشن ڈیزائننگ کی پڑھائی کے آخری سال میں ہے چھوٹی بیٹی زوش جو کہ ریڈیولوجی کے دوسرے سمسٹر میں ہے تیسری بیٹی ماہنور جس کا یونیورسٹی میں آج پہلا دن تھا اور انھیں اپنی تینوں بیٹیوں سے بہت محبت ہے لیکن زوش اپنی شوخ طبیعت اور خوش مزاج کی وجہ سے لاڈلی ہے

چلیں بابا اب کھانا کھاتے ہیں۔۔۔روش کہتے ساتھ احمد صاحب کا ہاتھ پکڑ کر کھانے کی میز پر لے گئ

****

آؤنہ بیٹا اندر آؤ۔۔۔۔۔مہتاب سلطان نے اپنے گھر کے دروازے میں کھڑے مصطفیٰ زیدی سے کہا

نہیں انکل ابھی چلتا ہوں میں وہ بس زاویار کے ساتھ آ گیا تھا

ٹھیک ہے بیٹا ابّو کو میرا اسلام دینا اور کہنا اپنے اس دوست کے گھر چکّر لگا لے۔۔۔

اوکے انکل۔۔۔وہ کہتا زاویار سے ملا اور اپنی گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گیا

ڈیڈ امی اور عائشے کہاں ہے۔۔۔زاویار نے اپنے والد کے ساتھ گھر میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا

آپ کی والدہ اور بہن سو چکی ہیں اب آپ دونوں بھی اپنے روم میں جائیں

۔۔۔۔مہتاب نے اپنے دونوں بیٹوں کو کہا

مہتاب سلطان ایک مشہور بزنس مین اور مہتاب گروپ آف انڈسٹری کے مالک ہیں جن کا بڑا بیٹا زاویار سلطان میڈیکل کی پڑھائی کر رہا ہے چھوٹا بیٹا بُراق سلطان بی بی اے اور چھوٹی بیٹی وکالت کی پڑھائی کر رہی ہے مہتاب سلطان نے اپنی تینوں اولادوں کو ہر طرح کی آزادی اور اپنی زندگی کے ہر فیصلے لینے کا حق دیا اور اعلیٰ تعلیم کے ساتھ اچھے بُرے کی تمیز بھی سکھائی ہے

****

www.novelsclubb.com

وہ اپنے کمرے کی بالکونی میں ڈھیلی شرٹ اور کُھلے ٹراوُذر کے ساتھ جھولے پر بیٹھی آسمان میں چاند کو دیکھ رہی تھی گھنے براؤن سلکی بال ہوا کی وجہ سے اپنی آزادی منا رہے تھے کہ اچانک روش کا موبائل بجنے لگا اور اوپر صائم کا نام جگمگا رہا تھا

روش نے کال اٹھانے کے بعد سلام کیا سامنے سے سلام کا جواب موصول ہوا

کہاں تھی تم پورا دن۔۔۔۔موبائل میں سے صائم کی آواز آئی

کہیں نہیں صبح یونیورسٹی گئی اُس کے بعد گھر آ کے آرام کرنے کے بعد شام میں فاطمہ اور زین بھائی کے ساتھ مارکیٹ گی کپڑے لینے تمھیں بھی تصویر بھیجوں گی تم بھی دیکھنا۔۔۔۔زوش نے اپنی تیزی سے چلتی زبان کے ساتھ پورے دن کے کہانی سنائی اور آخر میں خوش ہوتے ہوئے بولی

مجھے نہیں دیکھنے اور تمھیں کتنی بار کہا ہے کہ زین کے ساتھ کہیں نہ جایا کرو

۔۔۔۔۔

صائم میرے ساتھ کوئی جانے والا نھیں تھا اِس لیئے زین بھائی کو بول دیا اور ویسے بھی وہ کوئی غیر نھیں بلکہ تمھاری اور میری پھوپھو کے بیٹے اور تمھارے بیسٹ فرینڈ ہیں۔۔۔۔۔۔زوش نے اپنی صفائی پیش کی

www.novelsclubb.com

وہ میرا بیسٹ فرینڈ ہے لیکن مجھے پھر بھی نہیں پسند تمھارا یوں کسی بھی مرد کے ساتھ جانا اور تمھیں میری پسند ناپسند کے بارے میں پتا ہونا چاہئے اور اُسی کے مطابق چلنا ہوگا۔۔۔اِس سے پہلے کہ زوش کچھ کہتی صائم فون کاٹ چکا تھا اور زوش مایوسی سے فون کو دیکھ رہی تھی کہ کمرے میں حوریہ چائے کے کپ تھامتے ہوئے اندر داخل ہوئی

کیا ہوا پھر سے صائم نے کچھ کہا ہے کیا۔۔۔زوش کا اُترا ہوا چہرہ دیکھتے ایک کپ اُس کو تھماتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔وہ دونوں بہنیں روزانہ اِسی طرح بالکونی میں ٹھنڈی ہوا میں چائے پیتے ہوئے بات کرتی ہیں

www.novelsclubb.com

اب تو عادت سی ہوگئی ہے۔۔۔اداس مسکراہٹ کے ساتھ زوش نے کہا

ایک دو دن اچھے سے بات کرتے ہو اور پھر ناراضگی ہو جاتی ہے تم دونوں کا مجھے سمجھ نہیں آتا

یار حور میں پوری کوشش کرتی ہوں کہ میں کوئی شکایت کا موقع نہ دوں اُس کی باتوں کو سمجھتی ہوں اُس پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہوں پھر بھی کسی نہ کسی بات پر ناراضگی ہو جاتی ہے

زوی کیا وہ بھی تمھاری باتوں کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے جیسے تم کرتی ہو

۔۔۔۔زوش نے ایک نظر حور کو دیکھا اور پھر نظریں چُرا کر دوبارہ چاند کو دیکھنے لگی وہ اکثر ایسے سوالوں پر نظریں چُرا لیتی تھی

زوی کیا وہ بھی تم سے اتنی محبت کرتا ہے جتنی تم کرتی ہو۔۔۔۔ حور نے اپنی بہن کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا

اداس آنکھوں کے ساتھ زبردستی مسکراہٹ سجائے ایک سرد آہ لے کر وہ بولی

۔۔۔۔۔پتا نھیں

صائم اور زوش کی بچپن میں منگنی کی وجہ سے زوش صائم کے ساتھ بہت اٹیچ اور اُس سے بہت محبت کرتی ہے اور اپنی زندگی کی ہر خوشی اور دُکھ اپنی بہن کے بعد اُس

کو بتاتی تھی لیکن پچھلے کچھ مہینوں سے صائم کے روّیے میں کافی تبدیلی وہ دیکھ چکی تھی

چھوڑو تم اِن باتوں کو میں تمھیں اپنی یونیورسٹی کے سین سناتی ہوں۔۔۔۔زوش نے ہنستے ہوئے بات کو بدلنا چاہا جبکہ حوریہ سب نوٹ کر چکی تھی لیکن کچھ نہ بولی کیونکہ وہ جانتی ہے کہ زوی بہت سے دُکھ ایسے ہی اپنی ہنسی میں چھپا لیتی ہے اور سامنے والے کو اپنی ذات سے کوئی پریشانی نھیں ہونے دیتی

****

کب سے اپنے بیڈ پر کروٹیں بدل رہا تھا نیند ہے کہ آنے کا نام نھیں لے رہی سوچوں میں بس وہ براؤن آنکھیں اور خوبصورت چہرے کا عکس گھوم رہا ہے اور پھر خود کو سنائی گی اُس کی باتیں یاد آئیں تو ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔۔۔۔۔۔

زوش وہ زیرِ لب بڑبڑایا اور دوبارہ سے سونے کی کوشش کرنے لگا

****

اوشٹ میں پھر لیٹ ہو جاؤں گی آج۔۔۔۔آنکھ کھلنے کے بعد موبائل پر ٹائم دیکھتے ہوئے وہ جلدی سے اٹھی اور واش روم کی طرف بھاگی

وہ سوٹ کے اوپر اپنا وائٹ لیب کوٹ پہنے سر پر حجاب کئے میز پر آکر بیٹھی اور جلدی جلدی ناشتہ کرنے لگی

آرام سے زوی ناشتہ کہیں بھاگ نہیں رہا۔۔حاجرہ بیگم نے ناشتہ کرتی ہوئی زوش کو دیکھتے ہوئے کہا

آمی میں لیٹ ہو جاؤں گی۔۔۔۔۔

تو بیٹا جی جلدی اُٹھ جایا کریں نہ۔۔۔۔۔احمد صاحب اخبار پڑھتے ہوئے بولے

بابا میں الارم لگاتی ہوں پھر بھی لیٹ ہو جاتی ہوں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں جا رہی ہوں اور آپ لوگ میرا پیپر اچھے ہونے کی دُعا کیجیئے گا اور مانو آؤ تمھاری یونیورسٹی بھی راستے میں ہے میں تمھیں بھی ڈراپ کر دوں گی

۔۔۔۔زوی کہتے ہوئے اپنے ّامی ابّو کے سر پر بوسا دے کر گاڑی کی چابی اُٹھائے باہر نکل گئی

دیہان سے جانا۔۔۔حاجرہ بیگم اس کی جلد بازی پر ہسنے لگی

****

اسلام علیکم ّامی وہ کہتے ہوئے ناشتے کی میز پر بیٹھا

والیکم سلام بیٹا۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم نے مسکراتے ہوئے اپنے چوبیس سالہ نیلی آنکھوں والے شہزادے کو دیکھا ریحانہ بیگم کے دونوں بیٹوں کی آنکھیں نیلی ہیں جو کہ انھیں اِن کے والد سے وراثت میں ملی ہیں

اور عائشے تمھاری پڑھائی کیسی جا رہی ہے۔۔۔۔زاویار نے ناشتہ کرتی ہوئی عائشے سے پوچھا

بہت اچھی بھائی۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پڑھ کے کیا کروگی کچھ ٹائم میں ویسے بھی کسی لڑکے کو دیکھ کر تمھاری شادی کروا دیں گے۔۔۔۔زاویار نے تنگ کرتے ہوئے اپنی جان سے عزیز بہن کو کہا

ہاں اور پھر وہ تمھیں آگے پڑھنے بھی نہیں دیگا اور تمھیں گھر ہی سنبھالنا ھے ۔۔۔۔ برُاق نے بھی بات میں حصّہ لیا

تم تو چُپ ہی کر جاؤ اور زاویار بھائی مجھ سے پہلے آپ کی شادی ہوگی۔۔۔۔ بُراق عائشے سے تین جب کہ زاویار چار سال بڑا ہے لیکن عائشے بُراق کو "تم" اور زاویار کو "آپ" کہہ کر پکارتی ہے

زاویار کیا تمھیں کوئی لڑکی پسند نھیں۔۔۔۔ریحانہ بیگم نے سوال کیا کیونکہ وہ اپنے بیٹے کی شادی کروانا چاہتی ہیں اور یہ وہ سوال ہے جس پر روزانہ زاویار بنا کچھ سوچے "نھیں" کہہ دیتا لیکن آج اُّس سوال پر آنکھوں کے سامنے ایک بار وہ براون آنکھیں اور خوبصورت چہرہ لہرایا

پسند تو تب آئے گی نہ کوئی جب کسی لڑکی کو آنکھ اُٹھا کر دیکھیں گے خود تو کسی لڑکی سے بات نہیں کرتے اور اگر کوئی لڑکی بات کرنے آجائے تو ایسے غصّے سے بات کرتے ہیں کہ لڑکی ڈر کر دوبارہ آئے ہی نہیں۔۔۔۔ بُراق نے مزاق اڑاتے ہوئے کہا

ہاں اور ایک زندہ مثال آپ کے سامنے یے سویرا بیچاری کتنے سالوں سے بھائی سے محبت کرتی ہے اور ایک بھائی ہیں کہ سیدھے منہ بات تک نہیں کرتے ۔۔۔۔۔۔عایشے نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا

نام مت کو اُس چپکو لڑکی کا اگر وہ پھوپھو کی بیٹی نہ ہوتی تو میں اُس کو کبھی اِس گھر میں داخل نہ ہونے دیتا۔۔۔۔۔زاویار کا موڈ سویرا کا نام سُن کر خراب ہو چکا تھا اپنی گاڑی کی چابی اُٹھائے وہ یونیورسٹی کے لیئے نکل گیا۔۔۔

زاویار کے نکلتے ہی ساطان مینشن میں قہقہوں کی آوازیں بلند ہوئیں

کیوں تنگ کرتے ہو میرے بیٹے کو سویرا کے نام سے۔۔۔۔۔امّی مزہ آتا ہے کوئی تو ہے جس سے زاویار بھائی تنگ ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔ہنستے ہوئے عایشے نے کہا

****

یونیورسٹی کیسی لگی تمھیں۔۔۔۔۔گاڑی چلاتے ہوئے زوش نے پوچھا

یونیورسٹی کافی بڑی ہے اور اسٹوڈنٹس بھی دیکھنے میں صحیح لگ رہے تھے

اچھا تم نے اب محنت سے پڑھنا ہے اور غلط لوگوں سے دور رہنا یونیورسٹی میں سب لوگ خیر خواہ نھیں ہوتے اِس لیئے دوستی بھی سوچ سمجھ کر کرنا اور ایسا کوئی کام نہ کرنا کہ جس سے بابا کو شرمندگی ہو۔۔۔۔زوش نے سمجھاتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے زوی میں سمجھ گئی ہوں تمھاری بات کو اور میں ایسا کوئی کام نہیں کرو گی کہ جس سے بابا یا ہماری فیملی کو نقصان اُٹھانا پڑے۔۔۔۔۔مانو نے بات کو خوب سمجھنے کے انداز میں میں جواب دیا

گڈ، میں تمھیں واپسی میں پِک کروں گی پھر دونوں آئسکریم کھانے جائیں گے میری طرف سے تمھارے لئیے ٹریٹ۔۔۔زوش نے احسان کرنے کے انداز میں کہااور پھر دونوں ہنسنے لگیں

****

مصطفٰی اور زاویار دونوں ہی کسی بات پر ہنستے ہوئے کلاس میں داخل ہوئے اور وہیں کچھ لڑکیوں کی نظریں اُن پر جم گئیں وہ دونوں ہی اونچے قد کسرتی بازو اور سرخ سفید رنگت کے مالک اور تھے

اسلام علیکم سر۔۔۔۔پروفیسر کے کلاس میں داخل ہوتے ہی سب اسٹوڈنٹس نے سلام کیا

والیکم سلام اسٹوڈنٹس آج کس کی پریزینٹیشن ہے۔۔۔۔۔

سر میری۔۔۔پروفیسر کے سوال پوچھنے پر زاویار نے جواب دیا

So let's start the presentation....

پروفیسر کے کہنے پر زاویار کلاس کے سامنے اسٹیج پر گیا اور اپنی پریزینٹیشن شروع کی جہاں کلاس کی لڑکیوں کا دھیان پریزینٹیشن سے زیادہ اُس شخص پر تھا وہ نیلی آنکھیں مغرور ناک ہلکی بیئرڈ رکھنے والا زاویار کسی کو بھی اپنی مردانہ وجاہت کا اسیر بنانے کا ہنر رکھتا ہے وہ کسی ماہر پروفیسر کی طرح پریزنٹیشن کا اختتام کر چکا تھا اور پوری کلاس میں تالیوں کی آواز گونج رہی تھی

As usual mr.topper your presentation was excellent پروفیسر نے خوشی سے حوصلہ افزائی کی۔۔

Thank u sir زاویار نے مسکراہٹ کے ساتھ اپنی تعریف وصول کی۔۔۔

اُسے اِن تعریفات کی عادت تھی وہ خوبصورت ہونے کے ساتھ نہایت ذہین اور یونیورسٹی کا ٹاپر بھی ہے

****

زوی کیسا ہوا پیپر۔۔۔کلاس میں سے روش کے ساتھ نکلتی ہوئی فاطمہ نے پوچھا

یار پیپر تو اچھا ہو گیا بس اب آخری پیپر بھی ہو جائے پھر دونوں کہیں باہر جائیں گے

۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔فاطمہ نے زوش کی خوشی کو دیکھتے ہوئے کہا

آجاؤ میں گھر جاتے ہوئے تمھیں بھی ڈراپ کر دوں گی۔۔۔

نھیں یار تم جاؤ مجھے زین بھائی لینے آئیں گے۔۔۔

اوکے خدا حافظ۔۔۔زوش کہتے ہوئے فاطمہ سے ملی اور گاڑی میں بیٹھ گئی

www.novelsclubb.com

******

یار یہ سفیان کہاں رہ گیا۔۔۔وہ دونوں کینٹین میں بیٹھے تھے کہ مصطفیٰ نے پوچھا

یہیں کہیں گھوم رہا ہو گا علشبہ کے ساتھ۔۔۔۔لو آ گئے

سامنے سے آتے سفیان اور علشبہ کو دیکھتے ہوئے زاویار نے جواب دیا

ہیلو گائز کیسے ہو۔۔۔کرسی پر بیٹھتے ہوئے علشبہ نے پوچھا

ہم تو ٹھیک ہیں جناب آپ دونوں ہی منگنی کے بعد سے یونیورسٹی میں کم نظر آتے ہیں۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے تنگ کرتے ہوئے کہا

ویسے تم دونوں شادی کب کر رہے ہو۔۔۔اِس بار سوال زاویار نے کیا تھا

بس یہی کوئی ایک ڈیڑھ مہینے تک۔۔۔۔۔سفیان نے بے دھیانی میں جواب دیا

زاویار تم میری پڑھائی میں تھوڑی ہیلپ کر دو گے کیا۔۔۔۔وہ چاروں باتوں میں مصروف تھے کہ زاویار کو اپنے ایک سائڈ سے آواز آئی زاویار نے ایک نظر اپنے ساتھ کھڑی لڑکی کو دیکھ کر اپنے چہرے کا رُخ پلٹ لیا

نھیں۔۔۔۔سنجیدگی سے یک لفظی جواب دیا

لڑکی نے ایک مایوس نظر زاویار کی پُشت کو دیکھا اور پلٹ گئی

ویسے ہمارا رزلٹ کب آنے والا ہے۔۔۔زاویار نے میز پر بیٹھے تینوں کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے پوچھا

ایک دو دن میں آنے والا ہے۔۔۔سفیان نے جواب دیا

چلو گائز اب میں چلتا ہوں۔۔۔۔۔

صبر میں بھی تیرے ساتھ گھر جاؤں گا آنٹی سے بھی ملاقات ہو جائے گی۔۔۔میز سے اُٹھتے ہوئے زاویار کو دیکھتے ہوئے مصطفیٰ نے کہا وہ دونوں سفیان اور علشبہ سے ملتے ہوئے گاڑی کی طرف روانہ ہو گئے

****

وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے مارکیٹ کے سامنے گاڑی روکے بیٹھا تھا

تجھے کیا لگتا ہے اگر وہ کل اِس مارکیٹ آئی تھی تو آج بھی آئے گی کیا۔۔۔۔

پتا نھیں۔۔۔۔گاڑی سے باہر دیکھتے ہوئے زاویار نے جواب دیا

اگر وہ آگئی تو تُو کیا کرے گا۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔۔وہ اب بھی گاڑی سے باہر دیکھ رہا تھا جیسے آنکھیں کسی کو ڈھونڈ رہی ہوں

تو اُس لڑکی کو کیوں ڈھونڈنا چاہ رہا ہے۔۔۔مصطفیٰ نے پوچھا جیسے کچھ جاننا چاہ رہا تھا

پتا نہیں بس اُن آنکھوں کو دیکھنے کا دل چاہ رہا ہے۔۔۔

کہیں زاویار سلطان کو محبت کا مرض تو نہیں لگ گیا۔۔۔مصطفیٰ نے جیسے حیرت سے اپنے ساتھ بیٹھے اُس شخص کو دیکھا جو لڑکیوں سے دور رہتا تھا

محبت کا تو نہیں پتا لیکن دل اُس کو دیکھنے کی ضد کر رہا تھا۔۔۔زاویار نے کہتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کی اور گھر کے راستے پر ڈال دی

****

امی کہاں ہیں۔۔۔ گھر میں داخل ہوتے ہی زوش نے حوریہ سے پوچھا

کچن میں۔۔۔۔ حور نے اپنی بہن کی جلد بازی کو دیکھا اور سر نفی میں ہلا کر ہنسنے لگی

جو گھر میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے امّی کا پوچھتی ہے

کیا بنا رہی ہیں امّی۔۔۔۔۔ حاجرہ بیگم کے گرد بازو پھیلاتے ہوئے زوش نے پوچھا

چاول، تم اور مانو فریش ہو کر آو پھر کھانا کھاتے ہیں۔۔۔۔ حاجرہ بیگم نے نہایت محبت سے جواب دیا

میں فریش ہو کے نماز پڑھ کر آتی ہوں۔۔۔۔ زوش کہتے ہوئے اپنے روم میں چلی گئی

www.novelsclubb.com

****

کیسی ہو چھوٹی۔۔۔۔ مصطفیٰ نے صوفے پر بیٹھی عائشے سے پوچھا اور وہیں سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ گیا

میں ٹھیک آپ کیسے ہیں آپ تو اب گھر بھی نہیں آتے بھول گئے کہ آپ کی ایک بہن بھی ہے۔۔۔عایشے نے گلہ کرتے ہوئے بولا اور اپنی کتاب بند کر کے سائڈ پر رکھی

ہاں بیٹا اب تو عید کا چاند بن گئے ہو۔۔ریحانہ بیگم ملازمہ کے ساتھ چائے لاتے ہوئے کہنے لگیں۔

نہیں انٹی اب سے آیا کروں گا وہ بس کچھ بزی تھا ڈیڈ کے آفس ورک میں۔۔۔۔ مصطفی نے چائے لیتے ہوئے مسکراتے ہوئے جواب دیا

پڑھائی کیسی چل رہی ہے تمھاری۔۔۔۔مصطفی نے عایشے کی بند کی ہوئی کتاب کو دیکھتے ہوئے پوچھا

بہت اچھی۔۔۔عایشے نے خوب خوشی سے جواب دیا

www.novelsclubb.com

ویسے کیا کرو گی پڑھ کر کہا تو ہے تمہاری شادی کروا دیں گے۔۔۔۔زاویار نے مصطفی کے ساتھ بیٹھتے ہوئے تنگ کرنے کے انداز میں کہا

نھیں جی پہلے میں آپ کی پھر بُراق اور پھر مصطفی بھائی کی شادی انجوائے کروں گی ۔۔۔۔عایشے نے جیسے اپنا پلین بتایا

ہاں بس وہ مارکیٹ والی لڑکی مل جائے پھر تمھارے بھائی کی شادی کرواتے ہیں ۔۔۔۔مصطفی نے بظاہر آہستہ آواز میں کہا لیکن ساتھ بیٹھے زاویار کو پوری بات سنائی دی اور وہ صرف اسے گھور کر رہ گیا اور پھر باتوں میں مصروف ہو گئے

مہتاب سلطان اور شایان زیدی دونوں ہی بچپن کے دوست مشہور اور کامیاب بزنس مین ہیں اِسی وجہ سے دونون فیملیز کا ایک دوسرے کے گھر آنا جانا لگا رہتا ہے اور۔۔۔شایان زیدی نے اپنے بزنس میں ہر کامیابی حاصل کی اور انھیں اپنی اتنی کامیاب زندگی میں اپنی بیوی اور اکلوتا بیٹا مصطفی زیدی سب سے زیادہ عزیز ہے

****

زوش وہ یونیورسٹی کے دروازے سے نکلنے لگی کہ اپنے پیچھے آئی آواز سے پلٹی

تم یہاں کیا کر رہی ہو آج۔۔۔کچھ نہیں وہ بس پیپر کی تیاری کرنی تھی تو لائبریری سے بُکس لینے آئی تھی

۔۔۔اوہ اوکے اگر کسی ھیلپ کی ضرورت ہو تو تمھارا یہ بھائی حاضر ہے۔۔۔کاشف نے مسکراتے ہوئے کہا کاشف زوش کا سینئر ہے جس نے زوش کے نوٹس بنانے اور پڑھائی میں کافی مدد کی تھی

چلیں زوش۔۔۔صائم جو زوش کے ساتھ آیا تھا اُسے اِس طرح کسی سے بات کرتے دیکھ غصّے سے ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھنے لگا

زوش نے ایک نظر صائم کو دیکھا جس کے چہرے سے اُس کا غصّہ واضع ہو رہا تھا

کیا ضرورت تھی اتنا غصّہ کرنے کی۔۔۔گاڑی میں بیٹھتے ہوئے زوش نے پوچھا

ضرورت تھی تمھیں میری بات سمجھ نہیں آتی کتنی بار منع کیا ہے ایسے لڑکوں سے دور رہا کرو خیر تمھیں شادی کے بعد جلد سمجھ آجائے گی اور شادی کے بعد تو ویسے بھی تم نے پڑھنا نہیں۔۔۔۔۔۔

کیوں صائم میں پڑھنا چاہتی ہوں میرا خواب ہے ایک کامیاب ریڈیولوجسٹ بننے کا ۔۔۔۔۔

زوش ماما چاہتی ہیں کہ تم شادی کے بعد نہ پڑھو اور میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ میری بیوی شادی کے بعد گھر میں رہے اور میری ماں ہے ساتھ وقت
گزارے۔۔۔۔زوش کے کہنے پر صائم نے جواب دیا زوش بنا کچھ بولے صائم کے چہرے کو دیکھنے لگی

صائم مجھے وہ گجرے چاہیئے۔۔۔زوش نے گاڑی سے باہر سڑک پر گجروں کی دوکان کو دیکھتے ہوئے اشارہ کیا

زوش میں ابھی آفس کے لئے لیٹ ہو رہا ہوں میں نیکسٹ ٹائم پکا تمھیں دلواؤں گا

۔۔۔۔۔صائم نے گاڑی چلاتے ہوئے معززت کے انداز میں کہا

زوش نے ایک نظر اپنے ہاتھ کو دیکھا جو کہ صائم کی گرفت کی وجہ سے لال ہو چکا

تھا اور پھر ایک آسودہ مسکراہٹ کے ساتھ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگ گئی

****

آ گئی گئی میری بیٹی۔۔۔۔زوش گھر میں داخل ہوئی تو احمد صاحب پوچھنے لگے

جی بابا بس تھوڑا سا کام تھا وہ کر کے آ گئی۔۔۔۔

پھوپھو کیسی ہیں آپ اور فاطمہ کہاں ہے۔۔۔۔پھوپھو کے ساتھ بیٹھتے ہوئے

زوش نے پوچھا

پھوپھو کی جان پھوپھو ٹھیک ہے اور فاطمہ اوپر ہے اُس سے تو روز یونیورسٹی میں مل

لیتی ہو کبھی اپنی پھوپھو کے گھر بھی آجایا کرو۔۔۔۔۔۔

بس پھو پھو کل آخری پیپر ہے پھر میں بلکل فری ہو جاؤ گی پھر میں اپنی پھو پھو کے گھر رات گزارنے آوگی۔۔۔۔ پھو پھو کے گال چومتے ہوئے زوش نے کہا اور اوپر کمرے کی طرف بھاگی

ہر وقت اِدھر اُدھر اچھلتی رہتی ہے۔۔۔ احمد صاحب نے ہنستے ہوئے کہا لیکن وہ اپنی بیٹی کو کچھ نہ کہتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ زوش جتنی شرارتی ہے اُس سے کئی زیادہ سمجھ دار بھی ہے

زوش کمرے میں آئی تو سامنے ڈارک پنک کلر کے سوٹ میں بالوں کو چُٹیا بنائے سیاہ آنکھیں اور بادامی رنگت والی حوریہ کو تیار بیٹھے دیکھا

حور یار تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ زوش نے دل سے تعریف کی کیونکہ اُسے اپنی دونوں بہنوں سے زیادہ خوبصورت کوئی نھیں لگتا

زوش کی بات سُن کر حور مسکرا دی

****

ایکسکیوزمی ! کیا آپ نے اس ٹیبل پر کوئی فائل دیکھی ہے کیا وہ اصل میں ہم یہاں بیٹھے اسٹڈی کر رہے تھے تو شاید یہیں بھول گئے

کیوں میں آپ کو چور دکھ رہی ہوں جو آپ کی فائل چھپاؤں گی۔۔۔ بُراق کے پوچھنے پر ماہنور نے کھا جانے والی نظروں سے جواب دیا

نھیں میں نے آپ کو چور کہا تو نھیں ہے لیکن اگر آپ خود کو سمجھتی ہیں تو کیا کہہ سکتا ہوں میں۔۔۔۔ بُراق نے کندھے اچکاتے ہوئے لاپرواہی سے کہا

تمھاری اتنی ہمّت تم نے مجھے چور کہا۔۔۔۔ ماہنور غصّے سے کہتی ہوئی بُراق کے سامنے کھڑی ہوئی

بُراق یہ لے مل گئی فائل چل چلتے ہیں۔۔۔۔۔ بُراق کو اپنے پیچھے سے آواز آئی

مسٹر بُراق میں تم سے خود کو چور کہنے کا بدلہ ضرور لوں گی۔۔۔۔۔۔

اوکی مس ایکس وائے زیڈ میں ویٹ کروں گا آپ کے بدلے کا اور اب تو یونیورسٹی میں روز ملاقات ہوتی رہے گی۔۔۔۔ بُراق نے ایک بھرپور نظر اپنے سامنے حجاب میں کھڑی ماہنور پر ڈالی اور لائبریری سے باہر نکل گیا جب کہ ماہنور اسے غصّے سے گھورتی دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئ

****

کیا آپ کی دوسری بیٹی کا رشتہ ہوا ہے۔۔۔۔۔ عورت نے ایک نگاہ حور پر ڈالنے کے بعد زوش کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حاجرہ بیگم سے پوچھا

ہال میں بیٹھی حاجرہ بیگم نے احمد صاحب کی طرف پریشانی سے دیکھا

نوٹ اگین یار۔۔۔ حور اور فاطمہ کے ساتھ نیٹھی زوش نے غصّے اور ناگواری سے قدرے ہلکی آواز میں کہا

جی ہو گیا ہے۔۔۔۔ احمد صاحب نے تحمّل سے جواب دیا

وہ اصل میں ہمیں لڑکی پسند آئی ہے لیکن رنگت۔۔۔۔۔۔۔

لیکن آپ کو اِن کی یہ رنگت پسند نہ آئی ہیں نہ ؟عورت کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی زوش بول اٹھی

کیا برائی ہے اِس رنگت میں اتنی پیاری سمجھدار، پڑھی لکھی بہن ہے میری اِن تمام خوبیوں کو چھوڑ کر آپ ایک اُس کی رنگت کو فوقیت دے رہی ہیں
۔۔۔۔۔۔۔زوش غصّے سے بولنے لگی

نھیں بیٹا ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔۔۔عورت گڑ بڑا کر اپنی صفائی دینے لگی

تو پھر کیسی بات ہے مجھے سمجھ نہیں آتا کہ لوگ جب رشتہ دیکھنے جاتے ہیں تو یہ کیوں بھول جاتے ہیں کو وہ ایک جیتی جاگتی لڑکی کو دیکھنے جا رہے ہیں نہ کہ کسی دوکان میں رکھی چیز کو کہ جس میں نُقص نکالنے لگ جائیں اور اگر ایک پسند نہ آئے تو دوسری کو پسند کر لیا اور آپ کیسے کسی کی شکل صورت یا رنگت پر کچھ کہہ سکتی ہیں یہ سب دینے والی تو خُدا کی ذات ہے آپ لوگوں کو یہ حق کس نے دیا کہ آپ کسی

لڑکی کے بارے میں اِس طرح کی رائے دیں۔۔۔زوش غصّے میں بنا کسی کا لحاظ کیئے بولتی گئ

عورت شرمندگی سے بیٹھی رہی جب کہ زوش سیڑھیوں سے اوپر اپنے روم کی طرف جا چکی تھی

دیکھیں بہن ہم اپنی بچّی کا رشتہ نھیں دے سکتے آپ برائے مہربانی یہاں سے چلے جائیے۔۔۔۔پھوپھو سنجیدگی سے مخاطب ہوئی عورت بنا کچھ بولے خاموشی سے چلی گئ

******

یار زوش کیا ہو گیا موڈ کیوں آف کر لیا۔۔زوش اور فاطمہ زوش کے سر پر بیٹھی پوچھ رہی تھی

کیوں نھیں ہونا چاہیے کیا میرا موڈ آف۔۔۔زوش نے الٹا سوال کیا

یار زوش تم اُس دوپہر والے واقع سے اب تک غصّہ ہو۔۔۔۔ حوریہ سے سوال کیا

ہاں تو کیا نہیں ہونا چاہیے مجھے غصّہ وہ عورت تمھاری رنگت کو نشانہ بنا رہی تھی اور تم خاموشی سے سن رہی تھی اِس سے پہلے بھی دو بار رشتے والے آئے تھے انھوں نے بھی یہی سب بکواس کی اور تم تب بھی خاموش تھی۔۔۔۔۔۔

یار مجھے فرق نہیں پڑتا کیونکہ میں جانتی ہوں کہ مجھے میرے خدا نے خوبصورت بنایا ہے اُس نے ہر چیز اور شخص کو خوبصورت بنایا ہے اور مجھ میں نھیں ہے تمھاری طرح کا کانفیڈنس کہ میں اِس طرح بول سکو۔۔۔۔۔۔ حوریہ نے انتہائی صبر سے جواب دیا

اور میں کیوں ٹینشن لوں جب میرے پاس تمھارے جیسی بہن ہے جو ہر جگہ میرا ساتھ دیتی ہے۔۔۔۔۔۔ حوریہ نے کہتے ہوئے زوش کو کندھا مارا جس سے زوش ہنس دی لیکن تمھیں خود بھی بولنا چاہئے میں ہر جگہ تھوڑی بے مھارا ساتھ دوں گی

زوی تمھیں بابا بُلا رہے ہیں۔۔۔ کمرے میں داخل ہوتی ہوئی ماہنور نے پیغام دیا

****

بابا آپ نے بلایا۔۔۔۔ سیڑھیوں سی اترتے ہوئے زوش نے پوچھا اور اپنے والد کے ساتھ آکر صوفے پر بیٹھ گئی

میری بیٹی اب تک ناراض ہے کیا ہم سے۔۔۔۔ احمد صاحب نے محبت سے پوچھا

نھیں بابا میں ناراض نھیں ہوں لیکن مجھے بہت بُرا لگتا ہے جب کوئی عورت ہمارے گھر میں آکر حور کے بارے میں ایسے بول کر جاتیں ہیں میں آپ کو لاسٹ ٹائم ہی کہا تھا کہ دوبارہ کسی نے ایسی کوئی بات کی تو میں چُپ نھیں رہوں گی

۔۔۔۔۔ زوش نے دھیمے اور احترام سے جواب دیا

کوئی بات نہیں بالکل صحیح کہا ہے میری زوی نے آج۔۔۔ پھوپھو نے کہا

کیا میں نے زیادہ بد تمیزی سے کہا تھا۔۔۔۔زوش نے اپنے والد کو دیکھتے ہوئے ندامت سے پوچھا

دیکھیں بیٹے آپ نے بات تو صحیح کی تھی لیکن انداز تھوڑا بُرا تھا جو بھی تھا وہ عورت آپ سے بڑی تھیں آپ کو آرام سے بات کرنی چاہیے تھی۔۔۔احمد صاحب نے سمجھاتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے بابا میں آگے سے دہیان رکھوں گی اِن باتوں کا۔۔زوش نے کہنے کے بعد احمد صاحب مسکرا دیئے

چلیں بابا آجائیں ہم لڈّو کھیلتے ہیں آج پھوپھو بھی ہیں۔۔۔۔زوش کہتے ہوئے لڈّو لے آئی وہ اکثر حور مانو اور احمد صاحب کے ساتھ لڈّو کھیلتی ہے۔۔۔۔۔

****

آپ کہیں اور بیٹھ جائیں گے اِس ٹیبل پر ہم بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔ماہنور کیفے ٹیریا اپنی جگہ پر بیٹھے شخص کی پشُت کو دیکھتے ہوئے بولی

جی کیوں نہیں۔۔۔۔۔کہتے ہوئے بُراق کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے پیچھے کھڑی ماہنور کو دیکھ کر اُسے کچھ شرارت سوجھی اور دوبارہ وہیں بیٹھ گیا

کیوں آپ یہ ٹیبل گھر سے لے کر آئیں ہیں۔۔۔۔۔

نہیں لیکن یہاں ہم بیٹھے ہوئے تھے ہم دونوں کینٹین گئے تھے اور آپ نے آکر ہماری جگہ پر قبضہ کر لیا۔۔۔۔

ماہنور نے چِڑتے ہوئے انداز میں کہا

اوہ تو کیا آپ کا نام لکھا ہوا ہے یہاں۔۔۔۔۔بُراق نے ٹیبل کے اوُپر نیچے دیکھتے ہوئے تنگ کرتے ہوئے پوچھا

چلو ماہنور ہم وہاں بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔لائبہ نے ماہنور کا بازو پکڑ کر سامنے والے

ٹیبل کی طرف اشارہ کیا

بد تمیز۔۔۔۔اپنا بیگ اُٹھائے وہ غصّے سے کہتی سامنے والی ٹیبل پر چلی گئی جبکہ بُراق

کے بُراق کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی

******

اندھیرے کمرے کی خاموشی کو موبائل کی رِنگ نے توڑا

نیند میں ہی فون کو یَس کر کے کان سے لگایا

ھیلو مسٹر ٹاپرا ابھی تک سو رہا ہے۔۔۔۔فون سے آواز آئی

ہمم۔۔۔۔۔

یاد ہے نہ آج کی پارٹی میری طرف سے شام میں۔۔۔فون سے آواز آئی

ہاں یاد ہے۔۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اوکے میں تجھے اپنے فلیٹ کی لوکیشن سینڈ کر رہا ہوں ٹائم پر پہنچ جانا۔۔۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔زاویار نے کہتے ہوئے فون کاٹ دیا

****

اوہ آج میں خوش ہوں آج آخری پیپر تھا۔۔۔۔۔۔زوش نے خوشی سے چلتے ہوئے اپنے ساتھ فاطمہ سے کہا

اچھا تم یہ گاڑی کی چابی لو گاڑی میں بیٹھو میں آگے ایک شاپ سے ہو کر آتی ہوں ۔۔۔۔

میں بھی تمھارے ساتھ چلتی ہوں کیونکہ یونیورسٹی کی وہ گلی کافی سنسان ہوتی ہے اور گلی کے کورنر پر شاپ ہے۔۔۔۔۔فاطمہ نے کچھ فکر مندی سے کہا

ارے میں بس ابھی گئی اور ابھی آئی اور کچھ نھیں ہو گا بے فکر رہو۔۔۔۔زوش بے فکری سے کہتی چہرے پر نقاب کیئے گلی کی طرف جانے لگی

وہ اپنی ہی دھُن میں چل رہی تھی کہ اچانک کسی نے پیچھے سے اُس کے چہرے پر رومال رکھا وہ اپنا دفاع کر رہی تھی لیکن سامنے والے کی گرفت مضبوط تھی اور وہ تھوڑی ہی دیر بیہوش ہو گئی۔۔۔۔۔

****

کافی دیر کے بعد جب زوش واپس نہ آئی تو فاطمہ بے چینی سموئے اُس کے پیچھے گئی کافی ڈھونڈنے پر نہ ملنے پر اُس نے احمد صاحب کو کال کر کے سب بتا دیا

****

اَمّی میں جا رہا ہوں دوستوں نے رزلٹ آنے کی خوشی میں ایک پارٹی ارینج کی ہے رات تک آ جاؤں گا۔۔۔۔ سیڑھیوں سے اُترتے ہوئے زاویار نے اپنی ماں سے کہا ۔۔۔سیاہ جینز کے ساتھ سفید شرٹ جس کے بازو سلیقے سے اوپر کی طرف فولڈ کیئے ہوئے تھے ہاتھ میں گھڑی اور ایک چوڑی سلور رنگ جس پر "زیڈ" لفظ لکھا ہوا تھا پہنے ہاتھوں میں لیدر کی جیکٹ لیئے وہ نیلی آنکھوں والا شہزادہ لگ رہا تھا

سلطان مینشن کے باہر آیا جہاں مصطفیٰ اُس کا انتظار کر رہا تھا وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے روانہ ہو گئے

****

کھولو کھولو کون لے کر آیا ہے مجھے کھولو مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔ہوش میں آتے ہی خود کو کُرسی اور رسیوں کے ساتھ بندھے دیکھ وہ چینخے جا رہی تھی

اے لڑکی ایک آواز نہیں آئے ورنہ زبان نکال دوں گا۔۔۔۔۔۔۔دروازہ کھولتے ہوئے تین لڑکے اندر آئے تھے

کس نے کہا تھا اِس کو لے کر آنے کو۔۔۔۔۔۔کاشف نے غصّے سے اپنے سامنے کھڑے حارث اور عادل سے کہا

تو نے ہی کہا تھا کہ پارٹی کر ہں گیں لڑکی لانا

میں نے کہا تھا کسی لڑکی کو لے کر آنا یہ نھیں کہا تھا کہ زبردستی اغوا کر کے لانا

۔۔۔۔۔۔اب اُن دونوں کے آنے سے پہلے اِس کو یہاں سے نکالو اگر اُن دونوں

نے دیکھ لیا تو آگے تم لوگ بہتر جانتے ہو کہ ھمارے ساتھ کیا ہو گا۔۔۔۔کاشف

نے پریشانی سے کہا

آگئے وہ دونوں۔۔۔۔ہارث نے کھڑکی سے نیچے سڑک پر رکتی گاڑی کو دیکھتے

ہوئے کہا

وہ تینوں زوش کے منہ پر کپڑا باندھ کر دروازے سے باہر نکل گئے

کیا ہُوا تم تینوں کے چہرے پر بارہ کیوں بجے ہوئے ہیں۔۔۔۔

نھیں بس وہ ایسے ہی۔۔۔۔۔

یہ فلیٹ کس کا ہے۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے فلیٹ کو دیکھتے ہوئے پوچھا

بابا کا ہی ہے۔۔۔۔۔۔کاشف نے پریشانی چھپاتے ہوئے جواب دیا

زاویار یہاں کیوں جارہا ہے۔۔۔۔۔زاویار کو کمرے کی طرف جاتے دیکھ ہارث نے اُس کا راستہ روکا

کیا ہو گیا ہے یار میں تو بس فلیٹ دیکھ رہا تھا۔۔زاویار کو جیسے اُس کا روکنا سمجھ نہ آیا

اِس روم میں سارا سامان رکھا ہوا ہے کافی گندگی ہے۔۔۔کاشف نے جیسے بات کو سنبھالنا چاہا

ابھی وہ پلٹے کہ کمرے سے کرسی ہلنے کی آواز آئی

اندر کون ہے۔۔۔۔۔۔زاویار نے سنجیدگی سجائے پوچھا

وہ یار۔۔۔۔۔۔۔کاشف کے الفاظ منہ میں تھے کہ زاویار دروازہ کھولے اندر داخل ہوا

****

پتا نہیں کہاں چلی ہو گی کس حال میں ہو گی میری بیٹی۔۔۔۔حاجرہ بیگم کا رو رو کر بُرا حال تھا

امّی، بابا زین اور صائم گئے ہوئے ہیں ڈھونڈنے مل جائے گی۔۔۔۔حور نے اپنی ماں کو سنبھالتے ہوئے حوصلہ دیا

دروازہ بجنے پر حاجرہ بیگم بھاگتی ہوئی دروازے کی طرف گئ

کہاں ہے میری زوی مل گئی کیا۔۔۔۔۔حاجرہ بیگم نے دروازے سے باہر دیکھتے ہوئے پوچھا

احمد صاحب تھکے ہارے چہرہ جھکائے گھر میں داخل ہوئے

بابا زوی کہاں چلی گئی۔۔۔۔ماہنور اپنے باپ کے گلے لگ کر رونے لگی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ تینوں زوش کو یونیورسٹی سے گھر آنے کے راستے پر ڈھونڈ چُکے تھے پچھلے دو گھنٹے سے وہ ہر ممکن کوشش کر چکے تھے لیکن انھیں زوش کہیں نہ ملی اور اب وہ تھکے ہارے گھر آ چکے تھے

****

زاویار کمرے میں داخل ہوا سامنے حجاب میں لپٹی اُن آنکھوں کو دیکھ کر اُس کے جسم کا سارا جون چہرے پر آ پہنچا

کون لایا ہے اِسے یہاں۔۔۔۔کاشف کے سر پر پسٹل رکھے وہ غصّے سے چلایا

زاویار چھوڑ اِسے جان سے مارے گا کیا۔۔مصطفیٰ نے زاویار کی گرفت سے کاشف کو چھڑواتے ہوئے پیچھے کیا

مصطفیٰ اِنھیں بول اگر اپنی جان پیاری ہے تو یہاں سے دفع ہو جائیں ورنہ میں اِن کی جان لینے میں دیر نہیں کروں گا۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہوئے زاویار کے چہرے کی رگیں تنی ہوئیں تھیں ایک پل کو تو وہ تینوں ڈر گئے تھے

مجھے ہر گز ایسے دوست نھیں چاہیئے جو لڑکی کی عزت نہ کر سکیں اُسے اپنی عیش و عشرت کا سامان سمجھیں

تم تینوں ابھی یہاں سے نکلو اور فلیٹ کی چابی بعد میں تجھ تک پہنچ جائے گی ۔۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے کہتے ہوئے تینوں کو فلیٹ سے بھیج دیا اور دوبارہ اُس کمرے کی طرف آیا

ڈرو نھیں ہم تمھیں کچھ نہیں کہیں گے۔۔۔۔۔۔منہ سے کپڑا کھولنے کے بعد اَب زاویار اُس کے ہاتھ پاؤں کی پٹیاں کھول رہا تھا

پا۔۔۔پانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ لو آرام سے پیو گڑیا۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے گلاس تھماتے ہوئے آرام سے کہا

مجھے گھر جانا ہے میرے گھر والے پریشان ہونگے۔۔۔۔۔ آنکھوں میں آنسو لیئے وہ بولی

زاویار نے ایک نظر ان آنسوؤں سے بھری آنکھوں کو دیکھا اور ایک بار دل کیا کہ جا کر اُن تینوں کو جان سے مار دے

ہم تمھیں گھر لے کر جائیں گے گڑیا تم ڈرو نہیں۔۔۔ مصطفیٰ نے آرام سے اُس کے ڈر کو ختم کرنا چاہا

ابھی وہ گھر سے نکلتے کہ انھیں پولیس کی بہت سی گاڑیوں کے سائرن سنائی دیئے

زاویار باہر تو بہت سی پولیس کی گاڑیاں ہیں تو یہیں رُک میں باہر دیکھ کر آتا ہوں کیا سین ہے۔۔۔۔۔۔

****

یار پرو بلم ہو گئی۔۔۔۔وہ جلدی سے فلیٹ لاک کرتا ہوا روم میں داخل ہوا

کیا ہوا ہے۔۔۔۔زاویار نے پریشانی سے اُس کو دیکھا

یار پیچھے گلی میں پورا ریڈ لائٹ ایریا ہے اور پولیس کی ریٹ پڑ گئی پورے علاقے کو سیل کر دیا

اب ہم کیا کریں گیں گھر کیسے جائیں گے اور اگر پولیس نے ہمیں ایسے دیکھ لیا تو کیا کرے گی ھمارے ساتھ۔۔۔۔زوش کو بہت سے خدشے اور ڈر ایک ساتھ لاحق ہو گئے

ہم کچھ کرتے ہیں تمھیں یہاں سے سیف گھر لے کر جائیں گے۔۔۔زاویار نے اُسے تسلی دی

مجھے گھر میں بابا سے بات کرنی ہے وہ مجھے ڈھونڈ رہے ہونگے

نھیں تم ایسے کال نھیں کر سکتی اس طرح مصلہ بڑھ سکتا ہے

نھیں برھے گا مجھے بابا سے بات کرنی ہے وہ مجھے یہاں سے آکر لے جائیں گے
۔۔۔۔زوش ضد کرنے لگی

لڑکی تمھیں سمجھ نہیں آرہی کیا پولیس کی ریٹ پڑی ہوئی ہے علاقے سے باہر کوئی
آجا نھیں سکتا کہا ہے نہ ایک بار کہ تمھیں سیف گھر پہنچا دیں گے۔۔۔۔اب کی
بار زاویار نے غصّے سے کہا

زوش ڈر کر سہمے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے ڈیڈ کو کال کر کے بتانا ہو گا پھر وہ اِس کے گھر جا کر اِس کی فیملی کو آرام سے
سمجھائیں گے اگر ہم نے ڈائریکٹ اِس کے گھر کال کی تو وہ جذباتی ہو کر یہاں
آجائیں گے اور سچویشن بگڑ سکتی ہے۔۔۔۔۔زاویار نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور
میتاب صاحب کو فون کر کے ساری سچویشن بتادی اور زوش کی مدد سے اُس کے گھر
کا ایڈریس بھی بتادیا

****

تو آپ کہنا چاہ رہے ہیں کہ میں اپنی منگیتر کو اُن دو غیر مردوں کے بھروسے چھوڑ دوں۔۔۔۔صائم نے غصّے سے چینختے ہوئے کہا

دیکھیں معاملے کو سمجھنے کی کوشش کریں آپ کی بیٹی کو کچھ نہیں ہوگا میں آپ کو گارنٹی دیتا ہوں جیسے ہی پولیس کی ریٹ ختم ہوگی میں خود آپ کی بیٹی کو لے کر آوں گا۔۔۔۔مہتاب صاحب اپنی بیگم جے ساتھ اِس وقت احمد صاحب کے گھر میں بیٹھے تھے

جذباتی ہو کر فیصلہ لینے سے اچھا ٹھنڈے دماغ سے سوچیں اگر ابھی وہاں گئے تو پولیس نا جانے کیسے کیسے سوال کرے اور نا جانے اِس معاملے کو کس طرح ٹی وی پر پیش کرے۔۔۔۔مہتاب صاحب نے تسلی سے احمد صاحب کو بات سمجھائی

میرا بیٹا پڑھا لکھا ہے آپ بھروسہ کر سکتے ہیں وہ آپ کی بیٹی کو صحیح ڈلامت گھر لے کر آئے گا اگر اُس کے دل میں چور ہوتا تو وہ ہمیں یہاں نہ بھیجتا۔۔۔۔اب کی بار ریحانہ بیگم نے بات کی

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے لیکن اگر ہماری بیٹی کو کچھ بھی ہوا ہم بنا سوچے پولیس کمپلین کر دیں گے

۔۔۔۔۔۔احمد صاحب نے سنجیدگی اور پریشانی کی ملی جلی کیفیت میں کہا

لیکن چاچو آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں کیسے اُن دو مردو پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

صائم نے غصّے اور حیرت سے پوچھا

تو اور کیا کریں چلگ جائیں وہاں اور پولیس کی نظروں میں آ کر کر خراب کر دیں اپنی بیٹی کی عزت۔۔۔۔۔احمد صاحب نے ہار مانتے ہوئے کہا

لیکن چاچو۔۔۔۔۔۔۔۔

صحیح کہہ رہا ہے احمد ہمیں کل صبح تک صبر کر لینا چاہیئے وہ شوی کو لے کر واپس آجائیں گے اگر اُنھوں نے کچھ کرنا ہوتا تو اپنے گھر والوں کو یہاں نہ بھیجتے۔۔۔۔۔

پھوپھو نے صائم کی بات کاٹتے ہوئے کہا

آپ اپنی بیٹی سے بات کر لیں آپ کو اور اُسے دونوں کو تسلی ہو جائے گی۔۔۔۔۔

مہتاب صاحب نے کہتے ہوئے موبائل پر کال ملائی اور فون اسپیکر پر رکھ دیا

****

ہیلو ڈیڈ کیا کہا انھوں نے۔۔۔۔پہلی رِنگ پر کال اٹھاتے ہی زاویار نے بے چینی سے پوچھا

زاویار فون زوش کو دو اُس کے والد نے بات کرنی ہے اُس سے

یہ لو تمھارے بابا کی کال ہے۔۔۔۔زاویار نے فون زوش کو دیتے ہوئے کہا

ہیلو بابا۔۔۔کیسے ہیں آپ بابا مجھے یہاں سے لے جائیں مجھے ڈر لگ رہا ہے

۔۔۔۔۔فون کان سے لگائے وہ روتے ہوئے بولی

زوی میرا بچہ بابا ہیں تمھیں کچھ نہیں ہونے دیں گے اور تم تو میری بہادر بیٹی ہو

ڈرنے کی ضرورت نھیں ہے وہ تمھیں کچھ کہیں گے اور جیسے ہی پولیس کی ریٹ

ختم ہو گی وہ تمھیں یہاں لیں آئے گیں۔۔۔۔۔احمد صاحب نے نہایت محبت سے سمجھاتے ہوئے کہا

زوی میری جان بس آج کی رات گزار لے کل صبح تو یہاں ہو گی اور ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے حالات کو سمجھ انھوں نے تجھے اب تک کچھ نہیں کہا آگے بھی اچھ نھیں کہیں گے اور دیکھ تیرے ماں باپ بھی یہیں ہیں ہم ہیں نہ اِن کے پاس تو آج رات بہادر بن کر اپنا خیال رکھ اور ایسے روتے نھیں تیرے اِس طرح آنسو بہانے سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔۔۔۔پھوپھو نے اُسے مطمئن کرنا چاہا

اچھا میں نھیں روتی لیکن آپ امی اور بابا دونوں کا خیال رکھنا میں صبح آپ کے پاس ہو نگی۔۔۔۔۔۔اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے شفق نے جواب دیا اور فون کاٹ دیا

بھائی صاحب آپ ڈریں نھیں آپ کی بیٹی اُس گھر کے اندر سیف ہے اور آپ ہی میرے بیٹے کا نمبر لے لیں آپ اپنی تسلی کے لیئے اسے کال کر کے بات کرتے

رہیئے گا۔۔۔۔۔ نمبر دینے کے بعد مہتاب سلطان اور ریحانہ بیگم وہاں سے چلے گئے

****

ہو گئی بات تمھاری اب تھوڑی تسلی ہوئی۔۔۔۔۔ زاویار نے زوش سے موبائل لیتے ہوئے پوچھا لہجہ قدر نارمل اور دھیمہ تھا

گڑیا ہم باہر ہی ہیں تمھیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو ہمیں بتانا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ سر اسبات میں ہلاتے ہوئے وہ بلکہ ڈا مسکرائی

www.novelsclubb.com

****

تو ٹینشن میں کیوں ہے اب ایک طرح سے دیکھا جائے تو تجھے خوش ہونا چاہیے کہ جسے دیکھنے کی تمنا تھی تجھے وہ مل گئی۔۔۔۔۔

یار میں نے ایسے ملنے کی خواہش تو کبھی نہ کی تھی کہ جس میں وہ مجھ سے ڈر جائے

۔۔۔۔۔زاویار نے بے بسی سے بیٹھتے ہوئے جواب دیا

اب جو ہو گیا اسے تو ہم بدل نہیں سکتے اور ابھی تو وہ کافی نارمل ہے۔۔۔۔۔۔۔

ویسے تو نے نقاب میں بھی اسے پہچان لیا۔۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے شرارت سے پوچھا

ایک جھلک دیکھ کر جس کی چاہت ہو جائے

اسے پردے میں بھی پہچان لیا جاتا ہے

آگے کا کیا سوچا ہے۔۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

پہلے تو یہ کہ صحیح سلامت گھر پہنچاؤ اسے اُس کے بعد مناسب وقت دیکھ کر بات

کروں گا۔۔۔۔۔۔۔

جاری۔۔۔۔۔۔۔